﴿صَدِيقِكُمْ﴾

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَلَّفَ بَيْنَ الْأَصْدِقَاءِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَأَرْسَى الْمَوَدَّةَ وَالْمَحَبَّةَ فِي قُلُوبِهِمْ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: **﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾**.

عزیزانِ محترم، اَصحابِ اِیمان! آج کا ہمارا خطبہ ایک ایسے انسان کے بارے میں ہے جو مشکلات میں کبھی آپ سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتا، بے لوث و بے غرض ہوکر خالص خیر خواہی کے ساتھ آپکو نصیحت کرتا ہے، اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو آپکو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرتا ہے، اگر آپکو کوئی ضرورت پیش آجائے تو آپکو سہارا دیتا ہے، وہ خوشحالی میں آپکا حُسن و جمال ہے، اور مصیبت و آزمائش میں آپکا سامانِ دفاع ہے، اگر آپ اپنے رب کو بُھلا بیٹھو تو وہ آپکو یاد دِہانی کرواتا ہے، اور جب آپ اپنے رب کو یاد کرو تو وہ آپکی حوصلہ اَفزائی کرتا ہے،

میرے بھائیو! اِن اوصاف کی حامل ہَستی کا نام "صَدیق یعنی دوست" ہے، تو آئیے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ "صَدیق" کہتے کسے ہیں؟

عربی زبان میں "صَدِیق" دوست کو کہتے ہیں جو "صِدق" کے مادّہ سے مُشتَق ہے، یعنی وہ دوست جو آپ سے محبّت میں سچّا ہو.

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ عَزیز میں دوست کا تذکرہ فرمایا ہے، اور کھانے پینے کے معاملات میں قریبی رشتہ داروں کے گھروں اور دوست کے گھر میں فرق نہیں کیا، چنانچہ جہاں اَللہ رب العزت نے ماں باپ اور بھائی کے گھر کھانا تناول کرنے کی اجازت کا ذکر فرمایا وہیں دوست کے گھر تناولِ طعام کا ذکر بھی فرمایا: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ﴾، "اپنے باپ کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے"، یہاں تک فرمایا: ﴿أَوْ صَدِيقِكُمْ﴾، "یا اپنے دوستوں کے گھروں سے".

ہمارے نبی، ہمارے محبوب، جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا صَدِیق و دوست بنایا، اور خود قرآن کریم نے اِن دونوں حضرات کی سچی دوستی کی گواہی دی، اور زندگی کے سخت و صَعب اور خطرناک ترین مواقع پر ایک دوسرے کی مدد و نُصرت کو بیان فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ، إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾، "وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تُو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے".

اللہ کے بندو! دوست، یا تو خیرِ کثیر کا دروازہ ہوتا ہے، یا پھر پھیلنے والے شر کا سَرچشمہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **«مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ: كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً»**، "اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری اٹھانے والے اور بَھٹّی پُھونکنے والے کی ہے، پس کستوری اٹھانے والا یا تو تُو اُس سے خرید لے گا یا پھر تُو اُس سے اچھی خوشبو پائے گا، اور جو بَھٹّی جھونکنے والا ہے، تو یا تو وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا تُو اُس سے گندی ہوا پائے گا".

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "جو بُرے ساتھی کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ بُرائی سے محفوظ نہیں رہ پاتا، اور جو نیک شخص کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ ضرور نیکی و بھلائی پائے گا". جی ہاں میرے بھائیو! بخُدا! کبھی اِنسان کو ایسے دوست کی رفاقت نصیب ہوتی ہے جو اُسکی کامیابیوں اور دُرستگیِ اَحوال کا ذریعہ بنتا ہے، اور کئی دفعہ بُرے دوست کی ہمنشینی اپنے ساتھی کے لیے مصیبت و ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے. ﴿**فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ**﴾ "پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو". اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ خود سے سوال کرے کہ ان دونوں میں سے کسے اپنا دوست چُنے گا؟

تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک میں آپکو جواب ملے گا: «لَا تَصْحَبْ إِلَّا مُؤْمِنًا»، "مومن کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کرو".

وہ دوست جس کا کردار آپکو نیکی کی طرف راغب کرے، جس کا قول اللہ کی طرف آپکی رہنمائی کرے، آپ دیکھیں گے کہ وہ اپنے دنیاوی معاملات میں ممتاز ہو گا اور ساتھ ہی اپنے دینی اُمور میں ثابت قدم بھی، اُس سے مشورہ مانگا جائے تو مُخلصانہ صحیح مشورہ دے، اور حسب ِاستطاعت آپکی مدد میں پیش پیش رہے.

کسی دانا سے پوچھا گیا: "میں کسے دوست بناؤں؟" اس نے کہا: "اُسے جس کا دین پُختہ ہو، اُسکی عقل کامل ہو، جو قریب ہو تو اُکتائے نہیں، دُور ہو تو بُھلائے نہیں، نزدیک ہو تو تمھارا دِل بہلائے، دُور ہو تو تمھاری دوستی کی حفاظت کرے، مدد مانگو تو مدد کرے، اور اُسکی ضرورت پڑے تو سہارا بنے". جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صادق آئے: «خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ»، "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.وَبَعْدُ:

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! نیک دوست ایک بابرکت درخت کی مانند ہوتا ہے، جو نہ صرف اَپنی چھاؤں میں آپکو راحت دیتا ہے، بلکہ اپنے ثمرات سے آپکو فیضیاب بھی کرتا ہے، اور بُرا دوست اپنی باتوں سے آپکو راہِ راست سے بھٹکاتا ہے، اپنے فعل کے ذریعے آپکو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے، اپنی بُری شُہرت کے باعث آپکو نقصان پہنچاتا ہے، آپکا وقت برباد کرتا ہے، اور آپکی عمر بے مقصد کاموں میں گنواتا ہے، تو خبردار! ایسے بُرے دوست سے بچیے، کیونکہ اُسکی صحبت کا نقصان یکدم ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ رفتہ رفتہ وہ آپکو اپنے جال میں پھنساتا ہے؛ یہاں تک کہ آپ ہلاکت خیز مصائب و آلام میں بُری طرح جکڑے جاتے ہیں، جن سے دنیا و آخرت میں رُسوائی اور پریشانی آپکا مقدّر بن جاتی ہے، لہذا ہوشیار و چوکنّے رَہیے! ایسا نہ ہو کہ کل کو حسرت سے یُوں پُکار اُٹھیں: ﴿يَا وَيْلَتَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي﴾، "ہائے میری شامت! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اسی نے تو نصیحت کے آنے کے بعد مجھے بہکا دیا". تو میرے بھائیو! اَبھی سے فیصلہ کر لیجیے، اور بُرے دوست کی ہمنشینی کو الوداع کہہ دیجیے، کیونکہ اب آپ یہ جان چکے ہیں کہ بُرا دوست درحقیقت بُرائی کی دَلدَل میں گھسیٹنے والا ہوتا ہے، نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ**»، "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے".

اور شاعر کہتا ہے:

عَنِ الْمَرْءِ لَا تَسْأَلْ وَسَلْ عَنْ قَرِينِهِ   فَكُلُّ قَرِينٍ بِالْمُقَارِنِ يَقْتَدِي

"کسی شخص کا اَخلاق جاننا ہے تو اُس کی کھوج نہ لگاؤ، بلکہ اُس کے ساتھی و دوست کا پتہ کرو، کیونکہ ہر شخص اپنے ساتھی کے طور طریقوں کو اپناتا ہے".

اور اے معزز و محترم والدین! اور میرے بھائیو، جو اپنی اولاد کی خیر و بھلائی کے لیے کوشاں ہیں! اپنے بچوں کا اُنکے دوستوں کے انتخاب میں ساتھ دیں، اُنکے دوستوں کے بارے میں واقفیت حاصل کریں، اُنکے تمام معاملات پر گہری نظر رکھیں؛ کیونکہ آپ تو اپنی بھرپور توانائیاں صَرف کر رہے ہیں، اپنی زندگیاں کھپا رہے ہیں؛ تاکہ آپ دین و معاشرے کی مُبادیات و اُصول اپنے بچوں میں راسخ کر سکیں، اَعلی اَخلاق و اَقدار سے اُنکو آراستہ کر سکیں، اُنکی ضروریاتِ زندگی پوری کر سکیں، اُنکا معیارِ زندگی بہتر کر سکیں، اور اُنکا مستقبل سَنوار سکیں،

لیکن خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ بُرے دوست آپکی ساری کوششوں کو برباد کردیں، آپکی عمر بھر کی محنتوں کو ضائع کردیں، اور اپنی اولاد کی اعلی اَخلاق وتربیت کی جو عمارت آپ نے بنائی ہے اُسے منہدم کردیں، شاعر کے اس قول میں ذرا غور فرمائیے!

مَتَى يَبْلُغُ الْبُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ ... إِذَا كُنْتَ تَبْنِيهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

"عمارت بَھلا کب اپنی تکمیل کو پہنچ سکتی ہے؟ جب تُم اُسے بناتے رہو اور کوئی دوسرا اُسے گِراتا رہے".

لہذا خبردار! یاد رکھیے کہ آپکی اولاد آپکی گردنوں میں ایک امانت ہے، جس کے بارے میں آپ سے آپکے رب کے سامنے باز پُرس ہوگی، اور یہ بھی یاد رکھیے! کہ یہی بچے ملک کا مستقبل، اور اِس سَرزمینِ پاک کا اَصل سرمایہ ہیں، لہذا اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیے، آپکے ذمہ جو امانت ہے وہ ادا کریں، اور اپنے وطن کے مستقبل کی حفاظت کریں!

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِحُسْنِ الصَّدَاقَةِ مُوَفَّقِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَحِطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشّيخ محمد بن زايد، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ.

وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ:

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.